صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 33

منگل 18۔اگست 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 18۔اگست 2015ء 2ذیقعد 1436 ہجری 18 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 187

صبح اسلام قبول کرلیا

حضرت ابوبصرہ غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں قبول اسلام سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسولؐ اللہ نے مجھے بکری کا دودھ پیش کیا جو آپ کے اہل خانہ کے لئے تھا۔ رسولؐ اللہ نے مجھے سیر ہوکر وہ دودھ پلایا اور صبح میں نے اسلام قبول کرلیا۔ بعد میں مجھے پتہ لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ نے وہ رات بھوکے رہ کر گزاری جبکہ اس سے پچھلی رات بھی بھوکے گزاری تھی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6ص 397 حدیث نمبر25968)

جلسہ سالانہ یوکے 2015ء کے انتظامات کے حوالے سے مہمان نوازی کی اہمیت اور کارکنان جلسہ کو ذمہ داریوں کی ادائیگی کی تلقین

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا احترام کرے

کارکنان اپنے رویوں اور اخلاق کو اعلیٰ معیاروں پر پہنچائیں اور ایسے نمونے دکھائیں کہ مہمانوں کو احساس ہو کہ وہ کسی دینی جلسے میں آئے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 ؍اگست 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 ؍اگست 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہورہا ہے۔ ہمارے نوجوان اور کارکنان حضرت مسیح موعود کے جاری کردہ اس جلسے کے لئے ہر وقت بے نفس ہوکر کام اور جلسہ کی تیاری کررہے ہیں۔ ان کام کرنے والوں میں مرد، عورتیں، بچے اور بوڑھے بھی ہیں۔ یہ غیر معمولی جذبہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کا ہے جو آج ہمیں سوائے حضرت مسیح موعود کی قائم کردہ جماعت کے اور کہیں نظر نہیں آتا۔ حضور انور نے حسب روایت کارکنان کے لئے مہمان نوازی کے حوالے سے کچھ باتیں بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مہمان نوازی کی اہمیت بتاتے ہوئے قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کے مہمانوں کا ذکر فرماتا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ کے پاس مہمان آئے تو پہلا اور فوری ردعمل خوش آمدید کہنے اور سلامتی کی دعاؤں کے بعد جو انہوں نے دکھایا وہ یہ تھا کہ ان کے لئے فوری طور پر کھانا تیار کروایا۔ اور پھر مہمانوں کیلئے جو فکر تھی اس کا بھی قرآن کریم میں ذکر ہے کہ میری قوم کے لوگ انہیں تکلیف نہ دیں اور مہمانوں کی حفاظت آپ کو دامنگیر ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ مہمان کو کسی بھی رنگ میں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔ دین نے اسی لئے اکرام ضیف کی بہت تلقین کی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی مہمان نوازی کا وصف اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ پھر آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو بھی مہمان نوازی کے اسلوب سکھائے۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کی مہمان نوازی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میزبان کے فرائض میں شامل ہے کہ جن کے گھروں میں مہمان آرہے ہیں، انہیں چاہئے کہ رات کے وقت فضول باتوں میں وقت گزارنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ وقت ان دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ذکر میں گزارا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے جلسوں پر احمدیوں کے علاوہ اب غیر از جماعت مہمان بھی کافی تعداد میں آتے ہیں۔ کارکنان کو چاہئے کہ ہر قیام گاہ میں اپنے نمونے بھی ایسے دکھائیں کہ آنے والوں کو احساس ہو کہ وہ کسی دینی جلسے میں شرکت کے لئے آئے ہیں، نہ کہ دنیاوی میلے میں۔ اور اپنے رویوں اور اخلاق کو اعلیٰ معیاروں پر پہنچائیں۔ فارغ وقت میں دین کی باتیں کریں، اس کا بھی مہمانوں پر اثر ہوگا۔ فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نے اس بات کو خوب سمجھا، جہاں انہوں نے مہمان نوازی کا حق ادا کیا وہاں ان کی روحانی، دینی اور علمی ضرورت کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کی تاکہ جب وہ اپنے گھروں میں جائیں تو بہترین رنگ میں اپنوں کی تربیت بھی کرسکیں اور احسن رنگ میں دین کا پیغام بھی اپنے علاقے کے لوگوں کو پہنچائیں۔ فرمایا کہ ہمارے نظام میں بھی تربیت اور دعوت الی اللہ کے شعبے ہیں۔ پس یہ روحانی مائدہ کھلانا اپنوں اور غیروں کو، یہ بھی ڈیوٹی دینے والوں کی ذمہ داری ہے۔ اس کے انتظام بھی احسن رنگ میں کئے جائیں۔

حضرت مسیح موعود نے ہمیں مہمان نوازی کے کس طرح کے نمونے دکھائے اور کس طرح ہماری تربیت فرمائی، اس کی چند ایک مثالیں اور ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ فرمایا کہ جلسے کے انتظامات کے تحت ایک تو عمومی لنگر کا انتظام ہوتا ہے اور دوسرے غیر از جماعت اور بعض خاص علاقے کے لوگوں یا مریضوں کے لئے بھی علیحدہ کھانا بنتا ہے اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ ہاں ان خاص مہمانوں کو یہ بتانے کے لئے کہ عمومی طور پر جلسے میں شامل ہونے والے کیا کھاتے ہیں لنگر کا کھانا بھی ان کے سامنے رکھنا چاہئے۔ بعض شوق سے وہ کھانا کھاتے بھی ہیں۔ شعبہ مہمان نوازی جلسے کے انتظامات کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ اس شعبہ کے مختلف کاموں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر مہمان نوازی کے انتظامات ٹھیک ہوں تو باقی تو معمولی انتظامات ہیں خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج 14 ؍اگست بھی ہے جو پاکستان کا یوم آزادی ہے۔ حضور انور نے پاکستان کی حقیقی آزادی، ملک کی بقاء اور سالمیت اور ظلموں سے بچنے کیلئے پاکستان کے تمام احمدیوں کو دعا کی تحریک فرمائی، حضور انور نے آخر پر مکرم کمال آفتاب صاحب ہڈرزفیلڈ یوکے اور مکرم محمد نعیم اعوان صاحب جرمنی اور ان کے بیٹے کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

سچائی کا نور

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اُس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اُس پر موت وارد ہوکر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اُس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانے میں یہی حالت ہورہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اُس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہورہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے، بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے نورانی ہو جاتا ہے۔

غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی اور تباہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں، خدا کا خوف اُٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دیئے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔ اُس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اُس کو ستایا جاتا اور دُکھ دیا جاتا ہے لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانے میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 493)

درخواست دعا

جماعت کے دیرینہ خادم محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب مربی سلسلہ وسابق استاد جامعہ احمدیہ بیمار ہیں۔ انتہائی نقاہت اور کمزوری ہوگئی ہے۔ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ حالت دن بدن گرتی جارہی ہے ان کی کامل صحت یابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر وپرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام میں ایک مرکزی نظام کے علاوہ ذیلی تنظیموں کا بھی نظام ہے اور پھر ملکی سطح سے لے کر مقامی محلے کی سطح تک عہدیدار مقرر ہیں اور ہر عہدیدار سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خلافت کا دست و باز و بن کر ان فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرے جو وسیع تر پھیلاؤ کے ساتھ خلافت کی ذمہ داری ہے۔ پس اگر اس بات کو تمام مربیان اور عہدیدار سمجھ لیں تو ایک انقلابی تبدیلی جماعت میں پیدا ہو سکتی ہے

کسی بھی عہدیدار کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ نصیحت کرنا میرا کام نہیں۔ یہ تو صرف امیر جماعت یا صدر جماعت یا سیکرٹری یا مربی یا ایک دو دوسرے سیکرٹریان کا کام ہے یا اسی طرح صدر انصار اللہ یا ان کے تربیتی شعبہ کا کام ہے یا صدر خدام الاحمدیہ یا ان کے تربیتی شعبہ کا کام ہے یا لجنہ کی صدر اور ان کے تربیتی شعبہ کا کام ہے۔ نہیں، بلکہ ہر سیکرٹری چاہے وہ سیکرٹری ضیافت ہے یا ذیلی تنظیموں میں خدمت خلق یا کھیلوں کا نگران ہے، کوئی بھی ہے اگر وہ کسی بھی صورت میں خدمت انجام دے رہا ہے تو اس کا کام ہے کہ اپنے نمونے قائم کرے

رمضان کا مہینہ بندے کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ مہینہ جہاں ہمیں ہماری عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں ہماری کمزوریوں کی طرف توجہ دلانے اور ان کی اصلاح کا بھی مہینہ ہے۔ پس اس مہینے میں ہمیں اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی جگالی کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ نمازیں اور عبادت تو ہر مومن کا ویسے بھی ایک فرض ہے۔ ہاں رمضان میں ہمیں ان عبادتوں میں، نمازوں میں مزید خوبصورتی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسی طرح زیادہ سے زیادہ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے بھی تر رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیں اس نیت سے بیوت کی آبادی اور عبادت کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اس مہینے کی عبادتوں کو پھر زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ عبادت کا مقصد صرف خدا کو پہچاننا نہیں بلکہ تقویٰ پیدا کر کے اپنی روحانی بلندیوں کو حاصل کرنا ہے

مجھے جب بعض کارکنان اور عہدیداروں کے بارے میں یہ شکایت ملتی ہے کہ وہ نمازوں میں سست ہیں۔ بیت میں نہیں آتے یا بعض ایسے ہیں کہ گھروں میں بھی نہیں پڑھتے اور ان کی بیویاں شکایت کر رہی ہوتی ہیں تو اس بات پر بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ پس ہمیں اپنی عبادتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا اور جب تقویٰ نہ ہو تو پھر انسان نہ خدا تعالیٰ کے حق ادا کر سکتا ہے، نہ ہی اس کی مخلوق کے حق ادا کر سکتا ہے، نہ ہی جماعت کے لئے کوئی کارآمد وجود بن سکتا ہے، نہ ہی اس کے کام میں برکت پڑ سکتی ہے

حضرت مسیح موعود جو ایک پاک جماعت کے قیام کے لئے آئے تھے آپ نے اپنی شرائط بیعت میں دوسری شرط میں خاص طور پر خیانت نہ کرنے اور اس سے بچنے کا ہم سے عہد لیا ہے۔ خائن نہ ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حقوق ادا کرنے والا ہو سکتا ہے، نہ ہی بندوں کے حقوق ادا کرنے والا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آدمی خائن بھی ہو اور تقویٰ پر چلنے والا بھی ہو اور حقوق ادا کرنے والا بھی ہو۔ نتیجۃً ایسے شخص کی عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ عابد بننا تو بہت بڑی بات ہے، ایک خائن تو ایمان لانے والا بھی نہیں کہلا سکتا۔ جماعت کا ہر فرد اپنے اجتماعوں میں یہ عہد دہراتا ہے کہ وہ نظام جماعت کا پابند رہے گا۔ پس یہ عہد بھی ایک امانت ہے اور اس کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ خلافت سے وابستگی اور اطاعت یہ بھی ضروری ہے

قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے امانتوں کی ادائیگی اور خیانت سے بچنے اور غصہ کو دبانے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے سے متعلق تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3 جولائی 2015ء بمطابق 3 وفا 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں جو احکامات دیئے ہیں ان کو یاد رکھنا، ان کو دہراتے رہنا، انہیں دوسرے جن لوگوں کی یاد دلانے کی ذمہ داری ہے کو بھی یاد دلانا، مومنین کی جماعت کا کام ہے۔ یہ جو میں نے کہا کہ ان احکامات کو دوسروں کو یاد دلانا، یاد دلاتے رہنا جن کی یاد دلانے کی ذمہ داری ہے اس میں ہم میں سے وہ سب شامل ہیں جو یا مربّیان ہیں یا عہدیداران۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام میں ایک مرکزی نظام کے علاوہ ذیلی تنظیموں کا بھی نظام ہے اور پھر جماعتی مرکزی نظام میں بھی اور ذیلی تنظیموں کے نظام میں بھی ملکی سطح سے لے کر مقامی محلے کی سطح تک عہدیدار مقرر

ہیں اور ہر عہدیدار سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خلافت کا دست و بازو بن کر ان فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرے جو وسیع تر پھیلاؤ کے ساتھ خلافت کی ذمہ داری ہے۔ پس اگر اس بات کو تمام مربیان اور عہدیدار سمجھ لیں تو ایک انقلابی تبدیلی جماعت میں پیدا ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو دوسروں کو یاد دلانا یا یہ احساس پیدا ہونا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے طوعی طور پر یا مکمل طور پر وقف زندگی کر کے جو جماعتی خدمت کی توفیق دی ہے تو میں سب سے پہلے اپنے جائزے لوں کہ کس حد تک میں خود اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر کے وہ نمونہ بننے کی کوشش کر رہا ہوں جو ایک خدمت کرنے والے کی ذمہ داری ہے تا کہ میں دوسروں کو ان احکامات کی یاد دلا سکوں۔ اگر میں صرف دوسروں کو یاد دلا رہا ہوں اور میرا اپنا عمل اس کے خلاف ہے یا اس سے دُور ہے تو پھر بڑے خوف کا مقام ہے اور استغفار کی ضرورت ہے۔ ویسے بھی استغفار کرنا چاہئے لیکن اس حوالے سے بہت زیادہ استغفار کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔

یہاں ہم میں سے ہر ایک پر یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ کسی بھی عہدیدار کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ نصیحت کرنا میرا کام نہیں۔ یہ تو صرف امیر جماعت یا صدر جماعت یا سیکرٹری یا مربی یا ایک دو دوسرے سیکرٹریان کا کام ہے یا اسی طرح صدر انصار اللہ یا ان کے تربیتی شعبہ کا کام ہے یا صدر خدام الاحمدیہ یا ان کے تربیتی شعبہ کا کام ہے یا لجنہ کی صدر اور ان کے تربیتی شعبہ کا کام ہے۔ نہیں، بلکہ ہر سیکرٹری چاہے وہ سیکرٹری ضیافت ہے یا ذیلی تنظیموں میں خدمت خلق یا کھیلوں کا نگران ہے، کوئی بھی ہے اگر وہ کسی بھی صورت میں خدمت انجام دے رہا ہے تو اس کا کام ہے کہ اپنے نمونے قائم کرے۔ اور اگر یہ ہو جائے تو پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ پچاس فیصد سے زیادہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والی بن سکتی ہے۔ چاہے وہ (بیوت) میں نمازوں کی حاضری ہو یا دوسری قربانیوں اور حقوق العباد کا معاملہ ہو۔ پس ہر سطح پر جماعت کی خدمت کرنے والا پہلے تو اپنے اندر دیکھے کہ ان احکامات کی کس حد تک میں پابندی کر رہا ہوں۔ ان کی جگالی کر کے اپنی حالت بہتر بنائے اور پھر دوسرے کو بتائے۔ اس طرح ہر احمدی کا بھی فرض ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو دیکھے اور دہرائے اور بار بار سامنے لائے۔ اگر ہم اس طرح کرنا شروع کر دیں تو ایک عظیم انقلاب ہے جو ہم لا سکتے ہیں اور نہ صرف اپنی اصلاح کرنے والے ہو سکتے بلکہ دنیا کو حقیقی اخلاق کے معیاروں کا پتا دے سکتے ہیں۔ پس اس طرف ہمیں خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کر کے ان پر عمل کرنا چاہئے۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بعض باتوں کا ذکر کیا تھا جو ایک مومن کا خاصہ ہونی چاہئیں۔ آج بھی میں بعض باتیں پیش کروں گا۔ رمضان کا مہینہ بندے کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ مہینہ جہاں ہمیں ہماری عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں ہماری کمزوریوں کی طرف توجہ دلانے اور ان کی اصلاح کا بھی مہینہ ہے۔ پس اس مہینے میں ہمیں اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی جگالی کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم بھرپور طور پر اس کے لئے کوشش نہیں کر رہے تو رمضان کی سحریوں اور افطاریوں سے ہی استفادہ کر رہے ہوں گے، کوئی عملی اثر ہم پر نہیں ہو رہا ہوگا جو ہمارے روحانی اور تربیتی معیاروں کو بلند کر رہا ہو۔ اسی طرح ہوں گے جس طرح بعض لوگوں کے بارے میں لطیفہ مشہور ہیں کہ روزے رکھنے کا پوچھو تو عذر ہو جاتا ہے۔ نفل اور تراویح کا پوچھو تو عذر پیش کرتے ہیں۔ نمازیں پڑھنے کے بارے میں کہا جائے باجماعت پڑھو تو عذر ہوتا ہے۔ اور جب افطاری کے بارے میں کہو تو پھر کہیں گے ہاں ہاں ضرور ہم نے کرنی ہے۔ ہم بالکل ہی کافر تو نہیں ہو گئے۔ تو ہمیں ایسے مومن نہیں بننا چاہئے۔ پھر بھی لوگ ہیں جو دین کو مذاق بناتے ہیں اور یہ لطیفے سے زیادہ (-) کی حالت زار کا نقشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کو ماننے والوں کے معیار بہت بلند اور بہت اونچے ہونے چاہئیں۔

بغیر کسی جائز عذر کے روزے بھی نہیں چھوٹنے چاہئیں اور اسی طرح رمضان کا جو عبادت کا مقصد ہے وہ بہترین رنگ میں پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح رمضان کے ساتھ قرآن کریم کا زیادہ پڑھنا بھی مسنون ہے اور جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر رمضان میں قرآن کریم کا دَور کرواتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ......حدیث 6) پس خاص طور پر قرآن کریم کی تلاوت کی طرف ہمیں ہر ایک کو توجہ دینی چاہئے اور اس میں سے پھر احکامات کی تلاش کر کے ان کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

تراویح کی جو نماز ہوتی ہے، یہ بیشک فرض نہیں ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اس لئے شروع ہوئی تھی کہ جو لوگ تہجد نہیں پڑھ سکتے ان کی نفلی عبادت بھی ہو جائے۔ نفل نماز بھی ادا ہو جائے اور قاری کے ذریعہ سے وہ قرآن کریم بھی سن لیں۔ لیکن جو تہجد پر اٹھ سکتے ہیں ان کو تہجد بھی پڑھنی چاہئے۔ آجکل کیونکہ وقت تھوڑا ہوتا ہے اس لئے چاہے تھوڑی ہی پڑھیں لیکن پڑھنی چاہئے۔ جو بھی روزہ رکھنے کے لئے جاگے گا یا اس وقت جاگتا ہے تو ادھر ادھر کی باتیں کرنے کی بجائے پہلے نفل پڑھنے چاہئیں۔ تراویح روزے کے ساتھ کوئی لازمی شرط نہیں ہے اور تہجد بھی گو لازمی شرط نہیں ہے لیکن نوافل بہر حال ادا کرنے چاہئیں۔ مومنین کو تہجد پڑھنے کا عام حالات میں بھی حکم ہے یا تلقین کی گئی ہے۔ یہ وضاحت میں نے اس لئے کر دی ہے کہ کسی نے مجھے کہا تھا کہ شاید روزہ رکھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم آٹھ رکعت یا تراویح پڑھے یا تہجد پڑھے۔ تو یہ واضح کر دوں کہ تہجد یا تراویح روزے کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ ہاں عبادتیں ضروری ہیں۔ نوافل پڑھنے چاہئیں جب وقت ملے۔ اور روزے کے ساتھ جو اصل چیز ہے وہ قرآن کریم پڑھنا ہے جو مسنون ہے۔ پس زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھنے کی طرف ہر ایک کی توجہ ہونی چاہئے اور جیسا کہ مَیں نے کہا نمازیں اور عبادت تو ہر مومن کا ویسے بھی ایک فرض ہے۔ ہاں رمضان میں ہمیں ان عبادتوں میں، نمازوں میں مزید خوبصورتی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسی طرح زیادہ سے زیادہ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے بھی تر رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پس اس ماحول میں جو رمضان کا مہینہ ہے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اگر ہمارے اندر نمازوں اور عبادت میں پہلے کوئی کمزوری تھی تو ہم اسے دور کر کے اس طرف اس نیت سے توجہ کریں کہ اس اہم حکم کو ہم نے باقاعدہ اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ صرف رمضان میں ہی اس حکم کو اپنے اوپر لاگو نہیں کرنا یا رمضان کے لئے ہی خاص مخصوص حکم نہیں ہے بلکہ ایک مومن کو تو ہمیشہ ہی یہی حکم ہے۔ پس اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنا چاہئے کہ نماز اور عبادت اللہ تعالیٰ کے بنیادی حکموں میں سے حکم ہے۔ جس طرح آجکل ہم میں سے اکثر کو عبادتوں کی طرف اس لئے توجہ پیدا ہوئی ہے کہ رمضان کا مہینہ برکتوں کا مہینہ ہے اور دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے، اس لئے ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بنیں اور اس رمضان کے مہینے سے فائدہ اٹھالیں۔ اس بارے میں ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر ہمارے دل کی گہرائیوں تک ہے۔ وہ ہماری نیتوں کو جانتا ہے اور ہمارے اعمال کو ہماری نیتوں کے مطابق دیکھتا ہے تو پھر ہمیں اس نیت سے (بیوت) کی آبادی اور عبادت کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اس مہینے کی عبادتوں کو پھر زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ اگر تہجد کی عادت پڑ گئی یا دن کے نوافل ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگئی تو پھر اس عادت کو مستقل اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (-) (البقرۃ:22) اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور ان کو بھی جو تم سے

پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حضرت مسیح موعود نے اس ضمن میں ایک جگہ فرمایا کہ: ’’اے لوگو اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا‘‘۔ (حقیقۃ الوحی دینی خزائن جلد22 صفحہ 340)

فرمایا کہ: ’’عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے اس سے دل لگاؤ۔ پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے۔‘‘

(ملفوظات جلد10 صفحہ 331۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جہاں تک علمی اور اعتقادی سوچ کا تعلق ہے ہم سب جانتے ہیں کہ خدا ہی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ خدا ہی ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور زندہ خدا ہے۔ دعاؤں کو سنتا ہے اور اس سے دل لگانا چاہئے۔ لیکن اس کے باوجود ہم میں سے اکثر لوگ جو ہیں وہ خدا تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے جو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ تعلق جو دوسرے ہر تعلق کو ہماری نظر میں ہیچ بنا دے۔ رمضان میں ایک ماحول کے زیر اثر اس طرف قدم بڑھنے شروع ہوتے ہیں اور پھر رمضان کے بعد اکثر کے ساتھ ایسا ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ ہوتے ہوتے یہ قدم پھر بالکل رک جاتے ہیں۔ پس اپنے عمل سے ہمیں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز ہیچ ہے اور اس بات کو سمجھنے کے لئے دلوں کا تقویٰ پیدا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تا کہ تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا ہو۔ عبادت کا مقصد صرف خدا کو پہچاننا نہیں بلکہ تقویٰ پیدا کرکے اپنی روحانی بلندیوں کو حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک حاصل کرنا ہے۔ اور جب صفات کا اِدراک پیدا ہو تبھی ہر چیز اس کے مقابل پر ہیچ بن سکتی ہے یا ہو سکتی ہے۔ اب مثلاً اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ اپنے ربّ کی عبادت کرو۔ ربّ اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جو پرورش کرتی ہے جو پیدا کرتی ہے۔ اور پھر اس کو آہستہ آہستہ بڑھاتی ہے۔ اسے ترقی دیتی ہے۔ پس یہاں جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے ربّ کی عبادت کرو تو فرمایا کہ تمہاری ہر قسم کی مستقبل کی ترقیات تمہارے ربّ کے ساتھ منسلک ہیں۔ اسی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جب تم خاص ہو کر صرف اپنے ربّ کی عبادت کر رہے ہو گے تو جہاں صفت ربوبیت کے عمومی فیض سے دنیاوی اور مادی پرورش ہو رہی ہوگی وہاں تمہاری روحانی صلاحیتوں کی ترقی اور پرورش بھی ہو رہی ہوگی۔ پس اس میں یہ بھی ہمیں نصیحت ہے کہ اگر ہماری روحانی حالت میں ترقی نہیں ہے یا نہیں ہو رہی تو ہم اپنی عبادتوں کا حق ادا نہیں کر رہے اور نتیجۃً اپنے رب کی روحانی پرورش کے فیض سے فیضیاب نہیں ہو رہے۔ جب ہم اپنے رب کی عبادت کا حق ادا کرکے اس کی اس صفت سے روحانی لحاظ سے فیض پائیں گے تو تقویٰ میں بڑھیں گے اور جب تقویٰ میں بڑھیں گے تو پھر ہماری عبادتیں صرف رمضان تک محدود نہیں رہیں گی بلکہ سارے سال اور ساری عمر پر محیط ہوں گی۔ پس اس سوچ کے ساتھ ہمیں اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی عبادت ہے‘‘۔ یعنی پیدائش کا مقصد یہی ہے۔ فرمایا ’’جیسے دوسری جگہ فرمایا ہے (-) (الذاریات:57) عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دُور کرکے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد2 صفحہ 64-65۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا: ’’پس کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو‘‘

فرمایا کہ ’’مَیں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہوا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 183-184) پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

مجھے جب بعض کارکنان اور عہدیداروں کے بارے میں یہ شکایت ملتی ہے کہ وہ نمازوں میں سست ہیں۔ (بیت) میں نہیں آتے یا بعض ایسے ہیں کہ گھروں میں بھی نہیں پڑھتے اور ان کی بیویاں شکایت کر رہی ہوتی ہیں تو اس بات پر بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ پس ہمیں اپنی عبادتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور جب تقویٰ نہ ہو تو پھر انسان نہ خدا تعالیٰ کے حق ادا کر سکتا ہے، نہ ہی اس کی مخلوق کے حق ادا کر سکتا ہے، نہ ہی جماعت کے لئے کوئی کارآمد وجود بن سکتا ہے، نہ ہی اس کے کام میں برکت پڑ سکتی ہے۔ پس ہمیں ہر وقت ہوشیار رہ کر اپنی عبادتوں کی نگرانی اور حفاظت کی ضرورت ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے چلے جائیں اور روحانی ترقیات بھی حاصل کرنے والے ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ہمیں ایک حکم ہے فرمایا کہ (-) (الانفال:28) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم اس خیانت کو جانتے ہوگے۔

پس یہ بہت توجہ طلب اور اہم حکم ہے۔ خیانت صرف بڑی باتوں یا بڑے کاموں میں ہی نہیں ہوتی بلکہ چھوٹی چھوٹی باتوں اور کاموں سے لے کر بڑی بڑی باتوں اور کاموں سب پر حاوی ہے۔

حضرت مسیح موعود جو ایک پاک جماعت کے قیام کے لئے آئے تھے آپ نے اپنی شرائط بیعت میں دوسری شرط میں خاص طور پر خیانت نہ کرنے اور اس سے بچنے کا ہم سے عہد لیا ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام۔ دینی خزائن جلد3 صفحہ 563-564)

ہر برائی چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ برائی ہے لیکن بعض برائیاں ایسی ہیں جو دوسری برائیوں کو بھی جنم دیتی چلی جاتی ہیں اور خیانت بھی ان میں سے ایک ایسی برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خیانت کی عادت پھر اپنی امانتوں اور فرائض کی ادائیگی سے بھی خیانت کرواتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خائن نہ ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حقوق ادا کرنے والا ہو سکتا ہے، نہ ہی بندوں کے حقوق ادا کرنے والا۔ ایک خائن شخص لاکھ کہتا پھرے کہ میں نمازیں پڑھنے والا ہوں عبادت کرنے والا ہوں لیکن جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ عبادت کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے اور تقویٰ کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا۔ حقوق کی ادائیگی میں خیانت جو ہے وہ تقویٰ سے دور لے جاتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آدمی خائن بھی ہو اور تقویٰ پر چلنے والا بھی ہو اور حقوق ادا کرنے والا بھی ہو۔ نتیجۃً ایسے شخص کی عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ عابد بننا تو بہت بڑی بات ہے، ایک خائن تو ایمان لانے والا بھی نہیں کہلا سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر نیز صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی امانت اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد3 صفحہ 320 مسند ابی ھریرۃ حدیث نمبر 8577 مطبوعہ بیروت 1998ء)

پس ایمان کی نشانی سچائی ہے اور امانت کی ادائیگی ہے۔ اسی لئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے علاوہ بری عادتیں ہو سکتی ہیں لیکن ایک مومن میں یہ دو عادتیں نہیں ہو سکتیں۔ جو جھوٹ بولنے والا اور خیانت کرنے والا ہے وہ مومن ہے ہی نہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد7 صفحہ 397 مسند ابو امامۃ الباھلی حدیث نمبر 22523 مطبوعہ بیروت 1998ء)

امانتوں کا حق ادا کرنے اور خیانت سے بچنے کا مضمون بڑا وسیع مضمون ہے اور ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس کی اہمیت اور وسعت کو سمجھے۔ اور اس کو سمجھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بڑی وضاحت سے روشنی ڈالتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتوں کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرسکتا۔ نمبر ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی خاطر کام میں خلوص نیت۔ دوسرا یہ کہ ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی۔ تیسرے یہ کہ جماعت کے ساتھ مل کر رہنا۔

(سنن الدارمی المقدمه باب الاقتداء بالعلماء حدیث نمبر 236 مطبوعه بیروت لبنان 2000ء)

پس اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے۔ بندوں کے حق بھی ہیں اور جماعت سے وفا کا حق بھی ہے۔ یہ تینوں چیزیں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے میں عبادت کے علاوہ وہ تمام ذمہ داریاں بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے والوں پر ڈالی جاتی ہیں۔ عہدیداروں کے سپرد ان کی جو امانتیں کی گئی ہیں اپنی ان امانتوں کا حق ادا کرنے کا جائزہ اگر ہر انسان خود لے، ہر خدمت کرنے والا خود لے اور خدا تعالیٰ کا تقویٰ سامنے رکھتے ہوئے یہ جائزہ لے تو پھر خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ کس حد تک اس امانت کا وہ حق ادا کر رہا ہے جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کے رسول نے فرمایا کہ اگر تم اپنے بھائیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو یہ بھی خیانت ہے۔ تمہاری زبان اور ہاتھ سے دوسروں کو تکلیف پہنچ رہی ہے تو ایک (مومن) ہونے کی وجہ سے جو تمہاری ذمہ داری ہے تم اس کا حق ادا نہیں کر رہے اور حق ادا نہ کر کے خیانت کے مرتکب ہو رہے ہو۔ (سنن الترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی شفقة المسلم حدیث 1927) بلکہ ایک روایت میں یہاں تک ہے کہ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے انسان بھی محفوظ رہیں۔ (سنن الترمذی کتاب الایمان باب ما جاء فی ان المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده حدیث نمبر 2627) پس ہر انسان کے حقوق کی ادائیگی ایک (مومن) پر فرض ہے اور اس حق کی ادائیگی نہ کرنا اسے خائن بنا دیتا ہے۔

پھر ایک احمدی کے لئے جماعتی نظام کی پابندی اور اپنے عہدِ بیعت کو نبھانا ضروری ہے۔ جماعت کا ہر فرد اپنے اپنے اجتماعوں میں یہ عہد دہراتا ہے کہ وہ نظام جماعت کا پابند رہے گا۔ پس یہ عہد بھی ایک امانت ہے اور اس کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ خلافت سے وابستگی اور اطاعت بھی ضروری ہے۔ یہ عہد میں دہرائی جاتی ہے۔

امانتوں کے حق ادا کرنے میں گھریلو باتوں میں سے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ لڑکا لڑکی جب شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں تو ایک دوسرے کے لئے ان کے کچھ حقوق ہیں اور ان حقوق کی ادائیگی ایک امانت ہے۔ اور ان میں خاوند کے ذمہ جو امانت ہے اس میں مثلاً عورت کا حق مہر ہے جو اسے ادا کرنا چاہئے۔ بہت سارے معاملات آتے ہیں کہ جب جھگڑے پڑ جائیں تو کوشش یہی ہوتی ہے کہ حق مہر ادا نہ کئے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہاں تک فرمایا ہے کہ جس نے کسی عورت سے شادی کے لئے مہر مقرر کیا اور نیت یہ کی کہ وہ اسے نہیں دے گا تو وہ زانی ہے اور جس نے کسی سے اس نیت سے قرض لیا کہ وہ اسے ادا نہیں کرے گا تو وہ چور ہے۔

(کنز العمال جلد8 جزء 16 صفحه 137 کتاب النکاح الفصل الثالث فی الصداق حدیث نمبر 44719 مطبوعه بیروت 2004ء)

پھر دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے امانت کے معیار کو کہاں تک لے جانے کی توقع رکھی ہے اور تاکید فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رشد کے مشورہ دیا تو اس نے اس سے خیانت کی۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحه 244 مسند ابی هریرة حدیث نمبر 8249 مطبوعه بیروت 1998ء) یعنی اگر تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے صحیح رنگ میں مشورہ نہیں دیا تو یہ خیانت ہے۔ پس بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب دوسرے ان پر اعتبار کرتے ہیں، ان سے مشورہ طلب کرتے ہیں تو ان کو صحیح مشورے نہیں دیتے۔ امانت کا حق تو یہ ہے کہ اگر واضح طور پر کسی بات کا علم نہیں تو معذرت کر لیں اور اگر کسی بہتر مشورہ دینے والے کا پتا ہو تو اس کا پتہ بتا دیا جائے، اس طرف رہنمائی کر دی جائے۔

بعض وکلاء میں نے دیکھے ہیں یہاں اسائلم پر آنے والے لوگوں کو غلط مشورے دیتے ہیں یا پوری دلچسپی سے مشورے نہیں دیتے جبکہ اپنی فیس پوری لے رہے ہوتے ہیں تو وہ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جو خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے معاملات بھی ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ ایک شخص جب اعتبار کر کے آپ کے پاس آتا ہے تو اس کی صحیح رہنمائی کریں ورنہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے فیصلہ کے مطابق وہ خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ پس ان معاملات میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود ہم میں امانت کی ادائیگی اور خیانت سے بچنے کے کیا معیار دیکھنا چاہتے ہیں؟ آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ:

''جو شخص...... بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔ فرمایا: ''ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''خدا کے واحد ماننے کے ساتھ یہ لازم ہے کہ اس کی مخلوق کی حق تلفی نہ کی جاوے۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کا قائل نہیں''۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 106 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ 'لباس التقویٰ' قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 210)

پس امانتوں کے دقیق اور باریک پہلو تلاش کر کے ان پر عمل کرنا ہمیں امانت کی ادائیگی کرنے والا بناتا ہے جس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ تمام حقوق جو ہمارے ذمہ ہیں یہ ایک امانت ہیں۔ تمام فرائض جو ہمارے ذمہ لگائے گئے ہیں یہ ایک امانت ہیں اور ان کی ادائیگی ہم پر فرض ہے۔ اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں تو یہ فرض ادا کرنا ضروری ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس پر بہت غور کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ایک اور حکم میں نے آج بیان کرنے کے لئے لیا ہے جو معاشرے کے حسن اور خوبصورتی کو نکھارنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ (آل عمران: 135) یعنی وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ حقوق کی ادائیگی ہر (مومن) پر فرض ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حقوق کی ادائیگی کے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ بلکہ اس سے بھی آگے جا کر ہمیں یہ نصیحت فرمائی کہ معاشرے کی خوبصورتی حقوق کی ادائیگی سے بھی آگے جا کر قربانی کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ صرف حق نہیں ادا کرنے بلکہ حق ادا کرنے کے لئے بعض دفعہ قربانی بھی کرنی پڑتی ہے۔

جس معاشرے میں ہر انسان نہ صرف ایک دوسرے کے حق ادا کر رہا ہو بلکہ قربانی کر کے حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہو وہ معاشرہ حقیقی طور پر اس معیار تک پہنچتا ہے جسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جنت نظیر معاشرہ ہے۔ اس کا نظارہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں نظر آتا ہے۔ جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا کہ (-) (الحشر:10) اور باوجود غریب ہونے کے دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے۔ پس جب ایسی سوچ اور ایسے عمل ہوتے ہیں تو پھر قربانیوں کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اپنے نفس کے جذبات کو بھی انسان دباتا ہے۔ دوسروں کے لئے بھلائی چاہتا ہے اور احسان کا سلوک بھی کرتا ہے۔ اس کردار کی عظمت کی اعلیٰ ترین مثال تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ میں نظر آتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے اپنی بیٹی کے قاتل کو بھی معاف فرما دیا۔ (السیرۃ الحلبیۃ جزء 3 باب ذکر مغازیہ ﷺ صفحہ 131-132 مطبوعہ بیروت 2002ء) اور بے شمار اور مثالیں ہیں۔

پھر آپ نے اپنے صحابہ کو غصہ دبانے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے کی کس طرح تلقین فرمائی اور تربیت کی۔ اس بارہ میں مشہور روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھے ہوئے تھے اس شخص کی باتیں سن کر مسکراتے رہے۔ جب اس شخص کی زیادتی کی انتہا ہوگئی تو حضرت ابوبکر نے اس کی کچھ باتوں کا کچھ سختی سے جواب دیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے آثار آئے اور آپ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے اور بعد میں حضرت ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ وہ شخص آپ کی موجودگی میں برا بھلا کہہ رہا تھا اور آپ بیٹھے رہے اور جب میں نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو آپ غصے میں وہاں سے تشریف لے گئے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گالی دے رہا تھا اور تم خاموش تھے تو خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ لیکن جب تم نے الٹ کر جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ گیا (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 546-547 مسند ابی ہریرۃ حدیث نمبر 9622 مطبوعہ بیروت 1998ء) اور ظاہر ہے کہ اس کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں بیٹھنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح صحابہ کی تربیت فرمائی کہ ان کے جائز غصوں کو بھی عفو میں بدل دیا بلکہ ان کو احسان کرنے کے اسلوب سکھائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی حالت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی ﷺ حدیث 3560)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بُری طرح ستایا گیا مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ (الاعراف:200) کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خُلقِ مجسّم ذات نے اس کے مقابلے میں کیا کیا۔ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم سلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہو گئے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 103)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق کا اپنا نمونہ کیا ہے۔ اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ ڈاکٹر مارٹن کلارک کے اقدام قتل والے مقدمے میں مولوی محمد حسین بٹالوی عیسائیوں کی طرف سے گواہ کے طور پر پیش ہوئے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود کے وکیل مولوی فضل دین صاحب جو ایک غیر (از جماعت) لیکن شریف الطبع انسان تھے، وہ مولوی محمد حسین کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے عدالت میں ان سے یعنی مولوی صاحب سے بعض ایسے سوال کرنے لگے جو ان کے حسب نسب کے بارے میں طعن آمیز تھے۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے اپنے وکیل کو فوری روک دیا کہ میں مولوی صاحب پر ایسے سوال کرنے کی آپ کو اجازت نہیں دیتا اور یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنا ہاتھ فوری طور پر مولوی فضل دین صاحب وکیل کے منہ پر رکھ دیا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 543 حاشیہ) تو یہ ہے وہ اعلیٰ خُلق کہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر آپ نے اپنے جانی دشمن کی عزت و آبرو کی حفاظت فرمائی۔

مولوی فضل دین صاحب ہمیشہ اس واقعہ کا تذکرہ کیا کرتے تھے کہ مرزا صاحب عجیب اخلاق کے انسان ہیں کہ ایک شخص ان کی عزت بلکہ جان پر حملہ کرتا ہے اور اس پر اس کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے بعض سوال کئے جاتے ہیں تو آپ فوراً روک دیتے ہیں کہ مَیں ایسے سوال کی اجازت نہیں دیتا۔ (ماخوذ از سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 228-229 روایت نمبر 248) تو یہ ہے وہ مقام جو غیظ کو گھٹانے اور عفو بلکہ احسان کی بھی مثال ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی سیرت میں ہمیں نظر آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ '' (آل عمران:135) یعنی مومن وہی ہیں جو غصہ کو کھا جاتے ہیں اور یاوہ گو ظالم لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور بیہودگی کا بیہودگی سے جواب نہیں دیتے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 460 اشتہار نمبر 129 بعنوان 'لائق توجہ گورنمنٹ.....' حاشیہ)

آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو سے تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو''۔ فرمایا کہ ''مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصے کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینے کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہیں ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلدی خدا تک پہنچ جاؤ گے''۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 127-128)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں جہاں اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے اور انہیں مستقل رکھنے کی توفیق عطا فرمائے وہاں ہمیں دوسرے اخلاق اور حقوق کی ادائیگی کے معیار بھی قائم کرنے اور انہیں مستقل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے کسی بھی رنگ میں جو جماعت کا کام کرنے والے ہیں ان کو گھروں میں بھی اور باہر بھی سب سے پہلے اپنے نمونے پیش کرنے چاہئیں۔

دعاؤں کی طرف مَیں دوبارہ توجہ دلاتا ہوں۔ رمضان کا جو پہلا خطبہ تھا اس میں بھی کہا تھا۔ مختصراً دوبارہ کہہ دوں کہ آجکل جماعت کی ترقی اور دشمنوں کے خطرناک منصوبوں سے بچنے کے لئے بہت دعائیں کریں اور آپ جہاں اپنے لئے دعا کر رہے ہوں گے غلبۂ (دین) کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119840 میں جواد ظفر وڑائچ

ولد گل نواز وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ بے روزگار عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلوال ضلع و ملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ جواد ظفر وڑائچ گواہ شد نمبر 1۔ عامر حبیب سیٹھی ولد طاہر حبیب سیٹھی گواہ شد نمبر 2۔ طیب رسول احمد غلام رسول

مسل نمبر 119841 میں محمد ظفر اللہ

ولد ملک احمد خان قوم..... پیشہ پینشنر عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حویلی مجوکہ ضلع و ملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 4 ایکڑ (2) مکان 7 مرلہ 4 لاکھ روپے (3) بینک بیلنس 5 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار روپے ماہوار بصورت پینشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد ظفر اللہ گواہ شد نمبر 1۔ محمد امتل متین ولد چوہدری برکت اللہ برکات گواہ شد نمبر 2۔ نذیر احمد ولد محمد خان

مسل نمبر 119842 میں وجاہت احمد

ولد بشارت قوم آرائیں پیشہ طالب عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ عبد المالک ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وجاہت احمد گواہ شد نمبر 1۔ نوید احمد مبشر ولد مبشر احمد گواہ شد نمبر 2۔ دانش احمد ظفر ولد ظفر احمد شاکر

مسل نمبر 119843 میں عظمیٰ نوید

زوجہ نوید احمد مبشر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر..... بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ عبد المالک ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی 2.5 تولہ 1 لاکھ 20 ہزار 5 سو روپے (2) حق مہر 36 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عظمیٰ نوید گواہ شد نمبر 1۔ نوید احمد مبشر ولد مبشر احمد گواہ شد نمبر 2۔ دانش ظفر ولد ظفر احمد شاکر

مسل نمبر 119844 میں امۃ القدوس

زوجہ محمد اسحاق طاہر قوم رحمانی پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہاؤس۔ محلّہ فرید نگر شیخوپورہ ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 8 مرلہ 96 ہزار روپے (2) زیور طلائی 2 تولہ 80 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 6 ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن خاوند مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ امۃ القدس گواہ شد نمبر 1۔ محمد رضوان طاہر ولد محمد اسحاق طاہر گواہ شد نمبر 2۔ منصور احمد ولد حبیب احمد

مسل نمبر 119845 میں حمیرا منور

زوجہ محمد رضوان طاہر قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہاؤس۔ محلّہ فرید نگر شیخوپورہ ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور بصورت حق مہر 1.5 تولہ 75 ہزار روپے (2) زیور طلائی 1.5 تولہ اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ حمیرا منور گواہ شد نمبر 1۔ منصور احمد ولد حبیب احمد گواہ شد نمبر 2۔ محمد رضوان طاہر ولد محمد اسحاق طاہر

مسل نمبر 119846 میں محمد رفیق

ولد محمد صدیق قوم جٹ پیشہ ملازمتیں عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13۔ علی بلاک۔ اعوان ٹاؤن ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین 1.5 ایکڑ 16 لاکھ روپے (2) پلاٹ 8 مرلہ مالیتی 14 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 80 ہزار ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد رفیق گواہ شد نمبر 1۔ حمید احمد ولد محمد صدیق گواہ شد نمبر 2۔ عدنان مدثر ولد مختار احمد

مسل نمبر 119847 میں شرجیل احمد

ولد اکبر علی قوم آرائیں پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 170/10-R ضلع و ملک خانیوال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شرجیل احمد گواہ شد نمبر 1۔ نذیر احمد ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2۔ لطیف احمد ولد نذیر احمد

مسل نمبر 119848 میں رخسانہ کوثر

زوجہ طاہر محمود ملک قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہلم ضلع و ملک جہلم پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 جنوری 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر 50 ہزار روپے (2) زیور طلائی 2 لاکھ 37 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ رخسانہ کوثر گواہ شد نمبر 1۔ آصف شہزاد ولد احمد دین گواہ شد نمبر 2۔ عبد الغفار ولد عبد الرزاق

مسل نمبر 119849 میں نقاش احمد

ولد نثار قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع و ملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نقاش احمد گواہ شد نمبر 1۔ عمران حمید ولد حمید اللہ گواہ شد نمبر 2۔ خلیق بشاش ناصر ولد ناصر احمد طاہر

مسل نمبر 119850 میں عائشہ صدیقہ

بنت محمد صدیق قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع و ملک گوجرانولہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عائشہ صدیقہ گواہ شد نمبر 1۔ عرفان احمد ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ محمد صدیق ولد بشیر احمد

مسل نمبر 119851 میں چشمان صدیق

بنت محمد صدیق قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع و ملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ چشمان صدیق گواہ شد نمبر 1۔ عرفان احمد ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ محمد صدیق ولد بشیر احمد

مسل نمبر 119852 میں ناظم حسین

ولد خادم قوم گجر پیشہ زراعت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوڑانوالہ ضلع و ملک گجرات پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) 2 بھینس 1 لاکھ 60 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 6 ہزار روپے ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناظم حسین گواہ شد نمبر 1۔ محمد احمد کشمیری ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2۔ خادم حسین ولد محمود خان

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات و دیگر سامان رعایتی قیمت پر

سیل بند پوٹینسی	6x/30	200	1000
20 ایم ایل قطرے	30/-	35/-	40/-
30 ایم ایل قطرے	40/-	45/-	50/-
120 ایم ایل قطرے	100/-	110/-	120/-
30 گرام گولیوں میں	30/-	30/-	30/-
100 گرام گولیوں میں	80/-	80/-	80/-

ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

درخواست دعا

مکرم شمس الحق راما صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے عزیز مکرم خرم صاحب (WCSP) لاہور کی بیٹی عیشہ خرم بہت بیمار ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم طاہر جاوید جنجوعہ صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم ماسٹر عبدالغفور صاحب ولد مکرم نذر محمد صاحب مورخہ 6/اگست 2015ء کو چند دن فضل عمر ہسپتال ربوہ کے I.C.U میں زیر علاج رہ کر بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔مورخہ 9/اگست 2015ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم 2 دسمبر 1938ء کو میا لکہ ضلع اوکاڑہ میں پیدا ہوئے۔ 1957ء میں آپ نے خود بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق پائی اور ربوہ شفٹ ہو گئے۔ 1962ء سے ربوہ میں تدریس کا آغاز کیا اور 36 سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد گورنمنٹ پرائمری سکول دارالصدر شمالی ربوہ سے 1998ء میں ریٹائر ہوئے۔ریٹائرمنٹ کے بعد لمبا عرصہ تک محلّہ دارالرحمت شرقی الف (حلقہ بشیر) میں بطور محصل شعبہ مال خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ آپ خوش اخلاق، منکسر المزاج اور پابند صوم وصلوٰۃ انسان تھے۔آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم خالد پرویز جنجوعہ صاحب ربوہ، خاکسار، مکرم مبشر محمود جنجوعہ صاحب یوگنڈا اور دو بیٹیاں (جو کینیڈا میں مقیم ہیں) چھوڑی ہیں۔جبکہ آپ کی ایک بیٹی کی گزشتہ سال وفات ہوگئی تھی۔دیگر پسماندگان میں 5 پوتے 4 پوتیاں، 5 نواسے اور 5 نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم والد مرحوم کی مغفرت کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیارے اور رضا کی جنت الفردوس میں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منور علی شاہد صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم رحمت علی صاحب ساکن راہوالی گوجرانوالہ مورخہ 14 جولائی 2015ء کو ایک المناک حادثہ میں وفات پا گئیں۔وفات کے وقت آپ کی عمر 60 سال تھی۔15 جولائی کو فجر کی نماز کے بعد مقامی مربی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔مرحومہ اپنی ہنس مکھ طبیعت اور انسانی ہمدردی کی وجہ سے سب میں ہر دلعزیز تھیں۔مرحومہ نے لواحقین میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔بڑی بیٹی بچوں کے ساتھ سری لنکا میں مقیم ہیں۔4 بچوں کی شادی ہو چکی ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور مرحومہ کے شوہر، بچوں اور بہن بھائیوں کو یہ اچانک صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ و صبر عطا فرمائے۔آمین

تقریب آمین

مکرم وقاص احمد نیر صاحب معلم وقف جدید گوٹھ غلام محمد ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 16 جولائی 2015ء کو جماعت احمدیہ گوٹھ غلام محمد ضلع عمر کوٹ میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مدثر احمد ابن مکرم طیب احمد صاحب نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔مکرم طاہر احمد بشیر صاحب معلم وقف جدید نے بچے سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بھی مکرم طاہر احمد بشیر صاحب کو حاصل ہوئی اور مکرم اشتیاق احمد صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن کریم سے محبت اور اس کے احکامات کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

غصہ ایک خطرناک بیماری ہے

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔اگست

طلوع فجر	4:07
طلوع آفتاب	5:32
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:52

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز سوٹ فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
سیل سیل سیل
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

خالص سونے کے دلکش و دیدہ زیب زیورات بنوانے کے لئے تشریف لائیں
داؤد جیولرز لاہور
ہمارے ہاں نئے و پرانے زیورات کی خرید و فروخت بھی کی جاتی ہے
دکان پر تشریف لانے سے پہلے فون کرلیں 0321-4441713

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

Study in Canada
GEORGIAN
YOUR COLLEGE · YOUR FUTURE
Ranked No.1 in Canada as a Co-op Govt. College, Establish 1967.
Visit / Contact us for admission
EC Education Concern
67-C, Faisal Town
Lahore, Pakistan
+92-42-35177124
+92-302-8411770
+92-331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon

FR-10

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراوزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
03000660784
047-6215522
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com